یااللہ ہم کو اِخلاص کے ساتھ اپنی طرف رجوع ہونے والا بنا دے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ التَّوَّابِ، أَكْرَمَ مَنْ دُعِيَ فَأَجَابَ، وَهَدَى إِلَى سَبِيلِهِ مَنْ أَنَابَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر! ربِ ذوالجلال والاکرام نے اپنے بندوں کو اِنابت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اِنابت بہت اعلی اور پاکیزہ صفت ہے اِنابت کا مطلب ہے اخلاص اور صدقِ دل سے اللہ کی طرف رجوع ہونا ہر وقت اس سے لَو لگائے رکھنا ہر کام میں اس کی طرف مائل ہونا اور مکمل طور پر اس کی اطاعت کرنا، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اِنابت کے مقامِ عظیم پر فائز تھے اللہ جلّ جلالہ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں ارشاد فرمایا: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ)(١). حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم بڑے بُردبار، بڑے رقیق القلب (اور) ہر وقت (اللہ کی طرف) رجوع

(١) هود : ٧٥ .

ہونے والے تھے۔قرآن کریم نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعاذکر فرمائی ہے :﴿ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾[١]. اے ہمارے رب ہم نے آپ ہی پر توکل کیا اور آپ ہی کی طرف رجوع کیا اور آپ ہی کی طرف لَوٹنا ہے، اسی طرح خدائے عزّوجلّ نے حضرت داود علیہ السلام کی بابت ارشاد فرمایا:﴿ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ﴾[٢]. پس انہوں نے اپنے پروردگار سے مُعافی مانگی،اور جُھک کر سجدے میں گر گئے اور مکمل طور پر اللہ کی طرف مائل ہوگئے، اللہ کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی اِنابت اور توکل کا اس طرح اظہار فرمایا:﴿ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ﴾[٣]. اور مجھے جو کچھ توفیق ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، خود ہمارے مُقتَدا احمد مصطفی ﷺ کو اِنابت کا اعلی مقام حاصل تھا آپ ﷺ ہر گھڑی اللہ کی طرف متوجہ رہتے اور ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع فرماتے قرآن کریم میں آپ ﷺ کی اِنابت کو اس طرح ذِکر فرمایا گیا ہے :﴿ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ﴾[٤]. یہی اللہ میرا رب ہے میں اسی پر توکل رکھتا ہوں، اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں نبیٔ

(١) الممتحنة : ٤ .
(٢) ص : ٢٤.
(٣) هود : ٨٨ .
(٤) الشورى : ١٠ .

رحمت ﷺ ان الفاظ میں اللہ رب العزت سے دعا کرتے: « رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ مِطْوَاعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، لَكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا»[1]. اے میرے رب! مجھے اپنا خوب شکر کرنے والا، خوب ذِکر کرنے والا، اور اپنی خوب اطاعت کرنے والا بنادے، اور ہمیشہ اپنے حضور میں عاجزی سے جھکنے والا (اپنی یاد میں) آہیں بھرنے والا اور ہر وقت اپنی طرف رجوع ہونے والا بنادے[2] قرآن کریم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہیکہ وہ نیک لوگوں کی پیروی کریں اور اللہ کی طرف رجوع ہونے والوں کے نقش قدم پر چلیں چنانچہ ارشاد ہے: (وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ)[3]. اور اسی کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو

اِخلاص واَعمال کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع ہونے والو: آیئے ذرا ان اعمال وافعال پر غور کریں جو اللہ تعالی کو محبوب ہیں اور جنکے اہتمام سے بندہ اِنابت کا مقام حاصل کرلیتا ہے؟ تو جاننا چاہئے کہ بندہ جب توبہ واِستغفار کا اہتمام کرتا ہے اور صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوکر اس سے مُعافی مانگتا ہے تو وہ اللہ کا مُقرب بن جاتا ہے اور وہ مُنیبین میں شامل ہوجاتا ہے باری تعالی جَلّ جَلالہٗ ایسے بندے سے بے انتہا

---

(١) أحمد : ١٩٩٧ .
(٢) النهاية لابن الأثير: ١٢٣/٥، و٤/٢، و٨٢/١.
(٣) لقمان : ١٥ .

خوش ہوتا ہے اس کو اپنی رحمتِ خاص اور فضل وکرم سے نواز تا ہے اور اس کی مغفرت فرما دیتا ہے ذرا باری تعالی کی رحمت وعنایت کا یہ انوکھا انداز ملاحظہ فرمائیں جو اس نے ایک حدیث قدسی میں بیان فرمایا ہے :« أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي، وَاللَّهِ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا؛ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا؛ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي؛ أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ»(١).

میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھتا ہے، اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تبارک وتعالی اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گمشدہ سواری کو جنگل بیابان میں پالے (اور اس پر بے انتہاء خوش ہوجائے)۔ اور جو ایک بالشت میرے قریب آتا ہے میں ایک ہاتھ اُس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے میں دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کے بقدر اُس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں اُس کی جانب دوڑ کر جاتا ہوں، مطلب یہ ہیکہ بندے کی ذرا سی طلب پر رحمت الہی بہت تیزی کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اس کی معمولی محنت پر اس کو کثیر اجر وثواب عطا کیا جاتا ہے اور اللہ کی رحمت

---

(١) مسلم : ٢٦٧٥.

بہانے بہانے سے بندوں پر نازل ہوتی رہتی ہے اسی طرح اللہ تعالی کی مخلصانہ عبادت اور نمازوں کی پابندی سے بندے کو اِنابت کا مرتبہ حاصل ہوجاتا ہے اوراس کو اللہ کی قربت حاصل ہوجاتی ہے نماز میں بندہ اللہ تعالی سے سرگوشی کرتا ہے نماز کی برکت سے مومن گُناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب سے کوئی گُناہ سرزد ہوگیا ان کو اس پر خوف محسوس ہوا اور وہ نبیٔ اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ندامت کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر باری تعالی نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی :﴿ وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾[1]. اور آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں اور یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے، بلاشبہ نمازوں کی پابندی سے حقیقی سعادت اور قلبی راحت نصیب ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالی کی رحمت وقربت حاصل کرنے کا انتہائی اہم ذریعہ ہے سرورِ کونین ﷺ کا ارشاد ہے :« إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ»[2]. جب کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) اپنے چہرے سے اُس کی جانب متوجہ

---

(١) متفق عليه ، والآية من سورة هود : ١١٤ .
(٢) ابن ماجه : ١٠٢٣.

ہوتا ہے، رحمت عالم ﷺ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی یا کوئی اہم معاملہ سامنے آتا تو آپ ﷺ نماز میں مشغول ہوجاتے [(١)]. نماز اللہ جَلّ جَلالُہ اور اس کے بندوں کے درمیان ربط و تعلق کا بہترین ذریعہ ہے آپ ﷺ جب نماز تہجّد کیلئے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اور اطاعت وانابت کا اظہار فرماتے: «اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ» [(٢)] یا اللہ، میں نے تیرے تمام احکام کو قبول کیا، اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا،

اِنابت واِطاعت کا اہتمام کرنے والو: ایسے ہی قرآن کریم کی تلاوت اس کے معانی میں غور وفکر اور اس کی تعلیمات پر عمل اللہ کی قربت کا بہترین ذریعہ ہے اور مقام اِنابت حاصل کرنے کا اہم سبب ہے حضرت بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیکہ ایک بار رسول اکرم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے ان کی تلاوت سنکر رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ» [(٣)]. (یہ اللہ کی طرف

---

(١) أبو داود : ١٣١٩ .
(٢) متفق عليه.
(٣) أحمد : ٢٢٩٥٢ ، والنسائي في الكبرى : ١٠/١٣٩ .

رجوع ہونے والا مومن ہے اسی طرح اللہ تعالی کی قدرت وکاریگری میں غور وفکر کرنے سے اس کی عظمت دل میں بیٹھتی ہے نیز آسمان وزمین کی مخلوقات میں عبرت کی نگاہ ڈالنے سے اللہ تعالی کی کبریائی پر یقین پختہ ہوتا ہے بندہ اللہ کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور وہ اللہ کا مُقرب اور مُنیب بندہ بن جاتا ہے رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے :(هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ)[1] . وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمھارے لیے آسمان سے رزق اتارتا ہے۔ اور نصیحت تو وہی قبول کرتا ہے جو دل سے (اللہ کی طرف) رجوع ہو۔ ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے :(أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ* وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ* تَبْصِرَةً وَذِكْرَى لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ)[2] . بھلا کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا ہے ؟ اور ہم نے اسے خوبصورتی بخشی ہے، اور اس میں کسی قسم کا کوئی رخنہ نہیں ہے۔ اور زمین ہے کہ ہم نے اسے پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑوں کو جما دیا ہے ، اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اُ گائی ہیں۔ تاکہ وہ اللہ کی طرف خشوع وخضوع کے

---

(١) غافر : ١٣.
(٢) ق : ٦ – ٨ .

ساتھ خوب[1] رجوع ہونے والے ہر بندے کے لیے بصیرت اور نصیحت کا سامان ہو۔ یا اللہ یا کریم ہم کو اِنابت واطاعت کی توفیق عطا فرما اور ہمارے قلوب کو اپنی محبت وقربت سے معمور فرما ہم کو اپنی رحمت وعنایت اور فضل وکرم سے نواز دے اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *** فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنِيبِينَ، الْمُخْبِتِينَ التَّائِبِينَ، ووَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) تفسير ابن كثير : ٣٩٦/٧ .
(٢) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اللہ کی طرف رجوع ہونا اور اِنابت اختیار کرنا بہت عظیم صفت ہے اس کے بے شمار فضائل و فوائد ہیں باری تعالی ایسے بندے کیلئے حق اور ہدایت کی راہ آسان فرمادیتا ہے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے: ﴿ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ﴾[1]. اور جو شخص (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے وہ اس کو اپنی طرف راہ دکھادیتا ہے بلا شبہ اِنابت بہت بڑی سعادت اور عظیم فضیلت ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا: «إِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِنَابَةَ»[2]. یقیناً یہ سعادت اور نیک بختی کی بات ہے کہ بندے کو لمبی عمر نصیب ہو اور اللہ تعالی اس کو اطاعت واِنابت کی توفیق عطا فرمادے، رب ارحم الراحمین نے اِنابت والے بندوں کو اپنی رحمت کی بشارت دی ہے: ﴿ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا

---

(١) الرعد : ٢٧ .

(٢) أحمد :(١٤٦٠٤) وقال المنذري في الترغيب والترهيب :(١٢٨/٤) والهيثمي في مجمع الزوائد(٢٠٣/١٠): إسناده حسن .

یا اللہ ہم کو اخلاص کے ساتھ اپنی طرف رجوع ہونے والا بنا دے

وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى)[1]. اور جن لوگوں نے شیطان کی بندگی سے اجتناب کیا اور وہ اللہ کی طرف رجوع ہو گئے ان کے لئے بشارت ہے ایک دوسری آیت میں اِنابت اختیار کرنے والوں کو جنت کی خوش خبری سنائی گئ ہے :(وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ* هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ* مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ* ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ)[2]. اور جنت متقیوں کے قریب لائی جائے گی کہ کچھ دور نہ رہے گی یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر رجوع ہو جانے والے، پابندی رکھنے والے کے لئے ہے (غرض) جو کوئی بھی (خدائے) رحمن سے بن دیکھے ڈرتا ہوگا اور رجوع ہونے والا دل لے کر آئے گا، (اس سے فرمایا جائے گا) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاو الحاصل اللہ سے لَو لگانا اس کی طرف مائل ہونا اور اِنابت اختیار کرنا بہت عظیم مقام ہے لہذا ہم سب کو اس مقام تک پہونچنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اپنے قلوب کو اللہ کی یاد اور قربت واِنابت سے آباد رکھنا چاہیے اس کی برکت سے ہمیں سعادت اور نیک بختی حاصل ہوگی اور اللہ کی رضا و خوشنودی نصیب ہوگی آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہمیں اپنی طرف مائل ہونے کی توفیق عطا فرما، اور ہم کو

---

(۱) الزمر : ۱۷ .
(۲) ق : ۳۱ — ۳۳ .

یا اللہ ہم کو اخلاص کے ساتھ اپنی طرف رجوع ہونے والا بنا دے

اِنابت واطاعت کی سعادت عطا فرما ہماری عبادت وتلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کوقبول فرما اور ہم کو دنیااور آخرت کی کامیابی عطافرما***

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلاَةِ وَالسَّلاَمِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[١].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْبَةً صَادِقَةً، وَإِنَابَةً دَائِمَةً، اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَانًا وَيَقِينًا، وَعَوْنًا وَتَوْفِيقًا، وَمَحَبَّةً وَتَلاَحُمًا، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَبَارِكْ فِي أَوْلاَدِنَا، وَأَدِمِ السَّعَادَةَ فِي بُيُوتِنَا وَوَطَنِنَا، وَاجْعَلْنَا بَارِّينَ بِآبَائِنَا، وَاصِلِينَ لِأَرْحَامِنَا. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ يَتَنَعَّمُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ احْفظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ احْفَظْهُمْ بِحِفْظِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ نَصْرَكَ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.